میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ افغانستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

منگل، 17 جمادی الثانی، 1441ھ | 11/02/2020 پریس ریلیز | نمبر: Afg.1441/07

امن مذاکرات کے ذریعے امریکا سے ایمانت داری اور دیانت کا مطالبہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے آگ سے پانی مانگنا!

طالبان نے ایک پیغام میں، جو کہ ان کا باقاعدہ موقف ہے، کہا ہے کہ انہوں نے امن مذاکرات کے دوران مہذب طریقے سے اپنے تمام فرائض ادا کیے ہیں لیکن یہ امریکا ہے جو بار بار 'نئے مطالبات، خدشات اور بہانے' سامنے رکھ کر بات چیت کو التوا میں ڈال رہا ہے۔ طالبان کے ترجمان نے امریکی سیکریٹری خارجہ کے بیان کے جواب میں کہا، "جناب پومپیو کو الزام دوسروں پر نہیں ڈالنا چاہیے"۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس امن مذاکرات کی طوالت کے حوالے سے مندرجہ ذیل اہم نکات سامنے رکھنا چاہتا ہے:

پہلی بات یہ کہ امریکا امن مذاکرات پر دستخط کے معاملے کو مختلف بہانے بنا کر ملتوی کر رہا ہے تا کہ 2020 میں ہونے والے امریکا کے صدارتی انتخابات میں ٹرمپ کی ٹیم اس معاملے کو سیاسی پراپیگنڈے کے طور پر استعمال کر سکے۔ بالکل ویسے جیسے ٹرمپ ابو بکر البغدادی اور قاسم سلیمانی کے قتل اور فلسطین کے حوالے سے "ڈیل آف دا سنچری" کے اعلان کو آنے والے انتخابات میں امریکی رائے دہندگان کی حمایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے کیلئے استعمال کر رہا ہے۔

دوسری بات یہ کہ امریکا اور طالبان امن معاہدے کے حوالے سے دو مختلف نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ مسلمان ہمیشہ معاہدوں اور عہد کو لازمی اسلامی اقدار کے طور پر دیکھتے ہیں؛ لہٰذا طالبان امریکا کے ساتھ ایک حقیقی معاہدے اور مفاہمت کا سوچ رہے ہیں۔ لیکن امریکا معاہدوں اور عہد کو دھوکہ دینے کے موقعوں کے طور پر دیکھتا ہے کیونکہ امریکا کی پالیسی کی بنیاد ہی دھوکہ دہی، منافقت اور معاہدوں کے خلاف ورزی پر مبنی ہے، خصوصاً جب وہ ریاستوں اور گروہوں سے مذاکرات کر رہا ہو۔ اس صورتحال میں دیانت داری اور عہد کوئی معنی ہی نہیں رکھتے۔ لہٰذا یہ بات کوئی حیران کن اتفاق نہیں کہ امریکا کو دنیا میں سب سے زیادہ معاہدوں کی خلاف ورزی کرنے والا ملک کہا جاتا ہے۔ امن مذاکرات کے آگے بڑھنے کے حوالے سے حالیہ امریکی موقف کو اگر دیکھا جائے تو یہ واضح نظر آتا ہے کہ امریکا افغانستان میں امن معاہدہ نہیں چاہتا بلکہ طالبان تحریک کے خلاف سازش کر رہا ہے۔

تیسری بات یہ کہ امن بات چیت امریکا کا ایک قلیل المدتی سیاسی پینترا ہے جس کے ذریعے امریکا افغانستان میں اپنی شکست پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ امریکا اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہے کہ میدان جنگ میں طالبان کا ٹھنڈا پڑ جانا اور امریکا کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کے حوالے سے تذبذب طالبان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ لہٰذا امریکا طالبان کو سیاست، سفارت اور مذاکرات کے میدان میں کھینچ لایا جہاں امریکا یہ سمجھتا ہے کہ معاملات اس کے کنٹرول میں ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ جب چاہتا ہے مذاکرات کو 'ناکام' قرار دے کر مذاکرات کی میز سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اور نئی شرائط کا تعین کرتا ہے جیسا کہ 'جنگ بندی' وغیرہ۔

چوتھی بات یہ کہ طالبان کو امریکا پر اعتبار کرنے اور امن بات چیت کی ترویج کو چھوڑ کر لازمی فوری طور پر امن مذاکرات ختم کر کے اس سے دستبردار ہو جانا چاہیے کیونکہ طالبان کی امریکی قبضے کے خلاف میدان جنگ میں مسلسل جدوجہد اور مزاحمت ہی انہیں حقیقی کامیابی سے سرفراز کرے گی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکا یہ جانتا ہے کہ یہی وہ میدان ہے جہاں وہ حاوی نہیں ہو سکتا۔ دنیا اور خطے، خصوصاً افغانستان میں امریکا کی سیاسی، معاشی اور فوجی ناکامی کے بہت سارے شواہد موجود ہیں، لہٰذا طالبان کو نام نہاد امن بات چیت کے ذریعے امریکی سفارت کاری سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے بلکہ انہیں قبضے کے خلاف لڑائی جاری رکھنی چاہیے تا کہ اسے سبق سکھایا جائے۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس